شانِ قرآن مجید

تقریر

مولوی دوست محمدؐ صاحب شاہد مؤرخِ احمدیت

(بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۲ء)

ناشر

نظارت اشاعتِ لٹریچر و تصنیف ربوہ

طبع اوّل — دسمبر [illegible]

(ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

شانِ قرآن مجید

جمالِ و حسنِ قرآن نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

جماعتِ احمدیہ کے بیاسیٔ ویں جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے جو تقریر فرمائی اسکا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے :-

نہایت پیاری نعمت

ہمارے سید و مولیٰ خاتم المتقین، خاتم العارفین، خاتم المومنین، افضل الرسل والاصفیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہمیں جو بے شمار نعمتیں عطا ہوئیں ان میں سب سے افضل و اعلیٰ اور اکمل و اتم اور نہایت پیاری اور عمدہ ترین نعمت قرآنِ مجید ہے جو اس خدائے ذوالجلال نے نازل فرمائی جو رب محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم پہ اس لئے کہتا ہوں کہ :-

"اگرچہ رب تو ایک ہے مگر تجلیات عظیمہ اور ربوبیت عالیہ کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب سب سے اعلیٰ ہے۔"
(چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۲)

مقامِ نزولِ قرآن

قرآن کریم کا نزول مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک کی مقدس سرزمین پر ہوا جس میں ایک طرف خدا کا پہلا گھر اور انوارِ الٰہیہ کی تجلّی گاہ اور عرفان کا مرکز ہے اور دوسری طرف سب رسولوں کے سرتاج، صادقوں کے بادشاہ اور نبیوں کے شہنشاہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا پایۂ تخت واقع ہے اور ان کے درمیان دو دُعائی سو میل کا وہ مقدس خطہ ہے جس کی خاک کے ایک ایک ذرہ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک قدموں سے ہمدوشِ ثریا بنا دیا ہے۔
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احقر الغلمان اور مہدیٔ اُمّت (علیہ السلام) فرماتے ہیں:-

شَمْسُ الْهُدٰى طَلَعَتْ لَنَا مِنْ مَكَّةَ
عَيْنُ النَّدٰى نَبَعَتْ لَنَا بِحِرَاءِ

ہمارے لئے آفتابِ ہدایت مکہ سے طلوع ہوا اور چشمۂ سخاوت غارِ حراء سے جاری ہوا۔

اِلَى الْاٰنَ اَنْوَارُ بِبُرْقَةِ يَثْرِبَ
نُشَاهِدُ فِيْهَا كُلَّ يَوْمٍ تَجَدُّدًا

مدینہ کی پتھریلی زمین میں اب تک ایسے انوار ہیں جن میں ہم ہر روز نئی تجلیات دیکھتے ہیں۔

(کرامات الصادقین صفحہ ۵۔ در ثمین عربی مترجم صفحہ ۱۹۱-۵۱-۵۲)

جبریلِ امین کی تجلی عظیم

وحی قرآنی عربی میں ہوئی جو واحد الہامی زبان اور اُم الالسنہ ہے اور قرآن کا نزول جبریل امین کی عدیم النظیر اور پُر شوکت تجلی کی صورت میں ہوا۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلی وحی کے بعد ایک دن غارِ حرا سے واپس گھر تشریف لا رہے تھے کہ اچانک ایک آواز سنائی دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرف نگاہ دوڑائی مگر کوئی وجود نظر نہ آیا۔ آخر حضور نے اوپر نظر اُٹھائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں آپ پر خدا کا کلام لایا تھا زمین و آسمان کی بے پناہ وسعتوں کے درمیان ایک عظیم الشان کرسی پر رونق افروز ہے۔ (بخاری ابواب التفسیر و باب بدء الوحی)

حضرت مہدی موعودؑ نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی...... پس اس نعمت کی قدر کرو۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے...... قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ انجیل کا لانے والا وہ روح القدس

تھا جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے جس کو بلی بھی پکڑ سکتی ہے۔ اسی لئے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے میں پڑتے گئے اور روحانیت ان میں باقی نہ رہی کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تھا۔ مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سماء کو بھر دیا تھا"

(کشتی نوح طبع اول ص۲۴-۲۵)

نورِ محمدی اور نورِ قرآنی

"چونکہ ہر یک وحی نبی منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے اس لئے عقل و فہم میں سب سے اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس نبی کامل کو عطا ہو سکتا تھا جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہوتا ہے اور جو کمالات تامہ کا مظہر ہے اور وہ مبارک [illegible] جو ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء و امام الاصفیاء و ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے تھے جن کا پاک اور مقدس ظہور [illegible] کے [illegible] قرآن [illegible] عظیم ہے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ [illegible] فرماتے ہیں :

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و

اکمل و ارفع و اجلی و اصفا تھے اس لئے خدائے جلشانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۲-۲۳ حاشیہ)

مجسم قرآن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی محض تھے مگر آپ نے قرآن کو اپنے نفس پر ایسا وارد کیا کہ آپ قرآنِ مجسم ہو گئے۔ آپ کی ہر حرکت، ہر خیال اور ہر ارادہ قرآن کی تفسیر بن گیا۔ آپ کی آنکھوں کی چمک قرآنی نور کی تجلیاں تھیں اور آپ کے کلمات قرآنی باغ کے پھول تھے۔

حضرت موسیٰ کی پیشگوئی

قرآنِ مجید ایک موعود کتاب ہے جس کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے شارع نبی نے بھی انبیس سو برس پہلے پیشگوئی کی چنانچہ استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸ میں لکھا ہے:-

"اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان

پہ طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے دہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی"

فاران عربی لفظ ہے جس کے معنے ہیں۔ دو بھاگنے والے۔ چونکہ سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ مطہرہ صدیقہ ہاجرہ رضی اللہ عنہما...... الہام الٰہی سے مکہ معظمہ کی زمین میں بھاگ آئے اس لئے اس زمین کا نام فاران ہوا۔ (مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۲ صفحہ ۴۲۱ حاشیہ) جس پر عربی جغرافیہ نویسوں کا اتفاق ہے اور بائیبل بھی تصدیق کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت اسمٰعیلؑ کے ذکر میں لکھا ہے کہ آپ " فاران کے بیابانوں میں رہے"۔ (پیدائش باب ۲۱۔ آیت ۲۰۔ ۲۱) ۔ اور سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے دس ہزار قدسیوں میں جلوہ گر ہونے والے نبی کا نام محمدیم (غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۰۔ ۱۶ (عبرانی) بتا کر یہ سربستہ راز بالکل کھول دیا ہے کہ آتشی شریعت سے مراد یقینی طور پر قرآنِ عظیم ہے۔

ایک عارفانہ نکتہ

حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں :۔

"میرا اپنا یہ خیال ہے گو یہ ایک ذوقی نظریہ ہے کہ جس وقت کوہِ سینا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت موسیٰ کو بشارت دی گئی...... اور انہیں معلوم ہوا کہ ایک عظیم الشان نبی

میرے بعد پیدا ہونے والا ہے تو ان کے دل میں یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کونسی تجلّی ہوگی جو اس نبی پر ظاہر کی جائے گی جس پر انہوں نے عرض کیا رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ خدا مجھ پر بھی وہ محمدی تجلّی ظاہر فرما تاکہ میں بھی تو دیکھوں کہ اس پر تو کس شان سے ظاہر ہو گا۔ اس کا انہیں یہ جواب دیا گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص اپنے مناسب حال ہی تجلّی دیکھ سکتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۹۶۵-۹۶۶)

نزول کی کیفیت

اللہ جلّشانہٗ نے اپنے پاک کلام میں قرآنی وحی کے نزول کی کیفیت کا نہایت وجد آفرین نقشہ کھینچا ہے۔ فرماتا ہے:۔

"ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی o فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی
فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی o (نجم ۸-۱۰)

یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کے اضطراب کو دیکھ کر اور ان پر رحم کر کے خدا تعالیٰ سے ملنے کے لئے اُس کے قریب ہوئے اور خدا تعالیٰ بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے شوق میں اوپر سے نیچے آگیا۔
پھر اللہ جلّشانہٗ بتلاتا ہے فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی یعنی خدا اور مصطفیٰؐ دونوں کمانوں کے متحد وتر کی شکل میں تبدیل ہو گئے اور ہوتے ہوتے اس سے بھی زیادہ قرب کی صورت اختیار کر لی اور پھر اس نے اپنے کامل

بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس شان کی وحی نازل فرمائی جس کا وہ ازل سے فیصلہ فرما چکا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کی اعلیٰ اور اصفیٰ شان کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا ورنہ قرآن شریف کی خوبیاں اور اس کے کمالات اس کا حسن اپنے اندر ایک ایسی کشش اور جذب رکھتا ہے کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اس کی طرف چلے جائیں"

(الحکم ۲۱ مارچ ۱۹۰۱ء بحوالہ شان قرآن صفحہ ۲۱۹)

نیز لکھتے ہیں:۔

"قرآن مجید ایک ایسا لعلِ تاباں اور مہر درخشاں ہے کہ اسکی سچائی کی کرنیں اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی چمکیں نہ کسی ایک یا دو پہلو سے بلکہ ہزارہا پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہیں"

(منن الرحمن صفحہ ۱)

فضائلِ قرآن کی کلید۔ اسماءِ قرآن

وحی قرآنی کے دراء الوراء لطیف در لطیف اور نہاں در نہاں روحانی کیفیت کا کسی قدر تصور حاصل کرنے کے بعد اب آئیے ہم اس مضمون پر غور کریں کہ خدائے قرآن کی نظر میں قرآن مجید کی عظمتِ شان کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے کمالات و فضائل معلوم کرنے کی کلید اُن الہامی ناموں میں رکھدی ہے جو اس کے اندر درج ہیں۔ مثلاً عظمتِ قرآن کی نسبت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جب کہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی اُس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی ..... اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۲۲)

حضرت اقدس نے قرآنی ناموں میں سے بعض کا انتخاب کر کے ازالہ اوہام میں ان کا فصیح و بلیغ اور بامحاورہ ترجمہ بھی کیا ہے۔ فرماتے ہیں :-

قرآن کریم کی شان بلند جو اسی کے بیان سے ظاہر ہوتی ہے

"مندرجہ ذیل صفات قرآن کریم کے غور سے پڑھو اور پھر انصافاً خود ہی کہو کہ کیا مناسب ہے کہ اس کلام کو چھوڑ کر کوئی اور ہادی یا حَکَم مقرر کیا جائے اور وہ آیات یہ ہیں" (آگے حضور نے مختلف آیات کے ٹکڑے درج کئے ہیں (ناقل))

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ۔ اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ۔ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ۔

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ - شِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ - اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ -
اَنْزَلَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِیْزَانَ - ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ
مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ - لَا رَیْبَ فِیْہِ
وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِی
اخْتَلَفُوْا فِیْہِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ -
فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ
وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ - ھٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ
لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ. فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیَاتِہٖ
یُؤْمِنُوْنَ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ - فَلْیَفْرَحُوْا
ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ - یعنی یہ قرآن اس راہ کی طرف
ہدایت کرتا ہے جو نہایت سیدھی راہ ہے اس میں ان لوگوں کیلئے
جو پرستار ہیں حقیقی پرستش کی تعلیم ہے اور یہ ان کے لئے جو متقی
ہیں کمالات تقویٰ کے یاد دلانے والا ہے - یہ حکمت ہے جو کمال کو
پہنچی ہوئی ہے اور یہ یقینی سچائی ہے اور اس پر ہر ایک چیز کا بیان
ہے یہ نور علیٰ نور اور سینوں کو شفا بخشنے والا ہے - رحمٰن نے قرآن
کو سکھایا ہے - ایسی کتاب نازل کی جو اپنی ذات میں حق ہے اور حق
کے وزن کے لئے ایک ترازو ہے وہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے
اور اجمالی ہدایتوں کی اس میں تشریح ہے اور وہ اپنے دلائل کے ساتھ
حق اور باطل میں فرق کرتا ہے اور وہ قولِ فصل ہے اور شک و شبہ سے

خالی ہے۔ ہم نے اس کو اس لئے تجھ پر اُتارا ہے کہ تا امور متنازعہ فیہ کا اس سے فیصلہ کر دیں اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت کا سامان تیار کر دیں۔ اس میں وہ تمام صداقتیں موجود ہیں جو پہلی کتابوں میں متفرق اور پراگندہ طور پر موجود تھیں۔ ایک ذرہ باطل کا اس میں دخل نہیں نہ آگے سے اور نہ پیچھے سے یہ لوگوں کے لئے روشن دلیلیں ہیں اور جو یقین لانیوالے ہوں اُن کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔ سو ایسی کونسی حدیث ہے جس پر تم اللہ اور اس کی آیات کو چھوڑ کر ایمان لاؤ گے ..... ان کو کہدے کہ خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے یہ قرآن ایک بیش قیمت مال ہے۔ سو اس کو تم خوشی سے قبول کرو۔ یہ اُن مالوں سے اچھا ہے جو تم جمع کرتے ہو۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علم و حکمت کی مانند کوئی مال نہیں یہ

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۵۲ تا ۶۵۶)

ان قرآنی اسماء و صفات کے علاوہ جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس میں ہے قرآن مجید کے اور بھی بہت سے مبارک نام ہیں جن کا ذکر مجدد اسلام علامہ سیوطی نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "الاتقان" میں کیا ہے اور جن کی تشریح و توضیح حضور علیہ السلام کی تحریرات میں بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر بھی ہمیں ملتی ہے اور جن سے قرآن مجید کی نہایت بلند اور ارفع و اعلیٰ شان کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً لاریب فیہ۔ کلام اللہ۔ کتاب مبین۔ کتاب مکنون۔ الرشد۔ مصدق۔ ام الکتاب۔ الذکر الحکیم۔ العروۃ الوثقیٰ۔

العلیم، مھیمن، نعمت، ذکرِ مبارک، حکمۃ،
الکتاب الحکیم، حبل اللہ، تفصیل لکل شیٔ، متشابہ،
مثانی، موعظہ، اُحکمت آیاتہ، ثم فصلت، روح، وحی،
بیان، حق، صدق، کتاباً مفصلاً، بشریٰ للمؤمنین
حسرۃ علی الکفرین، عدل، امر، منادی، قرآن مجید،
قرآن عربی، القرآن ذی الذکر، قرآن کریم، بشیر، نذیر،
کتاب عزیز، احسن القصص، احسن الحدیث، قرآناً عجباً،
حکم عربی، الامانۃ، کتاب مسطور، صحف مکرمہ مرفوعۃ
مطھرۃ، الکتاب الحکیم، الموعظہ، شجرۃ طیبہ،
حق الیقین، البینہ، الکوثر،

قرآن مجید کے چھ عظیم الشان فضائل

ان قرآنی اسماء کا خصوصاً اور قرآن مجید کا عموماً ابتدائی مطالعہ کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ "قرآن کی وہ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے"۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۵۹) اس ضمن میں قرآن مجید کے بیشمار فضائل میں سے چھ فضائل واضح طور پر ہمارے سامنے آتے ہیں:۔

(۱) قرآن مجید کامل کتاب ہے۔
(۲) قرآن مجید زندہ کتاب ہے۔
(۳) قرآن مجید غیر محدود کتاب ہے۔

(۴) قرآن مجید بے نظیر کتاب ہے۔

(۵) قرآن مجید عالمگیر کتاب ہے۔

(۶) قرآن مجید انقلابی کتاب ہے۔

اب میں بقدرِ وقت اس اجمال کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

کامل کتاب

قرآن مجید کی پہلی فضیلت یہ ہے کہ وہ ایک کامل کتاب ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے:-

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

(المائدہ: ۴)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کر لیا ہے۔

اُمّتِ مسلمہ کے لئے دائمی عید

بخاری شریف میں لکھا ہے یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل کی جاتی تو ہم عید مناتے (بخاری کتاب التفسیر جلد ۳ مصری ص۸۱) خلیفۃ الرسول حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت جمعہ کو عرفہ کے دن نازل ہوئی اور بحمد اللہ یہ دونوں دن ہمارے لئے عید کے دن تھے۔ (دُرِّ منثور جلد ۲ صفحہ ۲۵۸) یقیناً نوعِ انسان اور بالخصوص اُمتِ مسلمہ کے لئے اس سے بڑی دائمی عید اور کیا ہو سکتی تھی کہ اسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کامل و مکمل کتاب نصیب ہوئی۔

کروڑ جاں ہو تو کر دوں فدا محمدؐ پر
کہ اس کے لطف و عنایات کا شمار نہیں

وضاحت

حضرتِ مسیح موعود علیہ السلام نے کامل کتاب ہونے کی وضاحت بڑے سادہ اور آسان پیرایہ میں کی ہے۔ فرمایا:۔

"یورپین لوگ ایک قوم سے معاہدہ کرتے ہیں اسکی ترکیب عبارت اس طرح رکھ دیتے ہیں کہ دراز عرصہ کے بعد بھی نئی ضرورتوں اور واقعات کے پیش آنے پر بھی اس میں استدلال اور استنباط کا سامان موجود ہوتا ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف میں آئندہ کی ضرورتوں کے مواد اور سامان موجود ہیں۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۳۲)

پھر فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس ملک کے لئے نہ صرف رسُول کر کے بھیجا بلکہ اُس ملک کا بادشاہ بھی بنا دیا اور قرآن شریف کو

ایک ایسے قانون کی طرح مکمل کیا جس میں دیوانی، فوجداری مالی، سب ہدایتیں ہیں۔" (چشمہ معرفت ۲۱۶،۲۵)

۵ یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

اِس سلسلے میں حضرت مہدی موعودؑ نے خاص طور پر اس زمانہ پر زور دیا کہ:-

"خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ اس زمانہ میں کیسے کیسے جدید علوم پیدا ہوں گے اور خود مسلمانوں میں کیسے کیسے خیالات کے لوگ پیدا ہو جائیں گے۔ ان سب باتوں کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دے رکھا ہے اور کوئی نئی تحقیقات یا علمی ترقی نہیں جو قرآن شریف کو مغلوب کر سکے اور کوئی صداقت نہیں کہ اب پیدا ہو گئی ہو اور وہ قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱)

مذاہب عالم کو چیلنج

حضورؑ نے مذاہب عالم کو یہ زبردست چیلنج بھی دیا:-

"اگر کوئی شخص قرآن شریف کے اِس معجزہ کا انکار کرے ..... تو ہم ہر پہلو سے قرآن کریم کا اعجاز ثابت کر کے دکھلا دیں گے کہ تمام صداقتیں اور پاک تعلیمیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔"

(ملفوظات جلد)

حضرت اقدس نے مزید فرمایا:۔

"اگر کوئی شخص ایک ذرہ کا ہزارم حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں کچھ نقص نکال سکے یا بمقابلہ اس کے اپنی کسی کتاب کی ایک ذرہ بھر کوئی ایسی خوبی ثابت کر سکے کہ جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہو اور اس سے بہتر ہو تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنے کو تیار ہیں" (براہین احمدیہ صفحہ ۲۶۸ حاشیہ ۲)

زمانہ حال کے مشہور فلسفی مورخ آرنلڈ جے۔ ٹائن بی کا یہ نظریہ ہے کہ مستقبل میں "مختلف مذاہب ایک دوسرے سے مصالحت کر لیں گے یا کوئی ایک مذہب سب پر مکمل کامیابی حاصل کر لے گا۔

(A STUDY OF HISTORY جلد دوم باب ۲۶
مؤلف آرنلڈ جے۔ ٹائن بی۔ تلخیص ڈی۔ سی۔ سومرویل)

مگر حضرت بانی جماعت احمدیہ نے خدا سے علم پاکر یہ قطعی اور یقینی خبر دی کہ:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی کسی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ تدبیر منزل اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو، قرآن شریف کے بیان کے ہم پلہ نہیں پایا۔ اور یہ قول میرے اس لئے نہیں کہ میں ایک مسلمان ہوں بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں یہ گواہی دوں اور یہ میری گواہی بے وقت نہیں بلکہ ایسے وقت میں ہے جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشتی

شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخر کار اسلام کا غلبہ ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔

...... یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر کار اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا" (پیغام صلح صہ۱۲)

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھا تا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

زندہ کتاب

قرآن مجید کی دوسری عظیم الشان فضیلت اور خوبی یہ ہے کہ وہ ایک زندہ کتاب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر:۱۰)

اس قرآن کو ہم نے اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

چنانچہ جہاں دوسری الہامی کتابیں تحریف اور کمی بیشی کا شکار ہو گئیں (حضرت مسیح موعودؑ نے دیباچہ تفسیر القرآن میں اس کی متعدد مثالیں دیکر ثابت کیا ہے) وہاں چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود قرآن کریم کے کسی ایک لفظ بلکہ نقطہ یا شوشہ تک میں ذرا برابر کوئی تبدیلی نہیں آئی نہ قیامت تک آسکتی ہے۔

ایک معاندِ اسلام کی شہادت

چنانچہ سر ولیم میور جیسے بدترین معاندِ اسلام اپنی کتاب "لائف آف محمد" میں لکھتے ہیں:۔

ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی ہے جو خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دُنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اُسے استعمال کیا کرتے تھے۔"

لائف آف محمد ص۵۵۸ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء (ترجمہ)

ے نہ ہو اسلام کیوں ممتاز دنیا بھر کے دینوں میں
وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سینوں میں

ناقابلِ تنسیخ

قرآنِ مجید اس پہلو سے بھی زندہ کتاب ہے کہ اس میں خفیف سی خفیف تنسیخ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی

تبدیلی یا تغیر کرسکتا ہو"۔ (ازالہ اوہام جلد اوّل صفحہ ۱۳۸-۱۳۹)

حفاظتِ معنوی کا بابرکت نظام

اس کلام اللہ کے زندہ ہونے کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ اسکی حفاظتِ معنوی کے لئے مجدّدِ دین آئمہ اور اکابر کا ایک نہ ختم ہونیوالا سلسلہ جاری ہے ان مجدّدِ دین اسلام میں وہ بزرگ بھی تھے۔ جنہوں نے علم کلام کی رُو سے قرآنِ شریف کی عظمت کو قائم کیا اور وہ صاحبِ خوارق وکرامات علمائے ربّانی بھی تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ مجید کی اتباع کی برکت سے آسمانی نشانوں کے ذریعہ قرآن کی فتح کے نقارے بجادئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے جیسا کہ سیّد عبد القادر جیلانی رضؓ اور ابوالحسن خرقانی رضؓ اور ابو یزید بسطامی رضؓ اور جنید بغدادی رضؓ اور محی الدین ابن العربی رضؓ اور ذوالنون مصری رضؓ اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی رضؓ اور فرید الدین پاک پٹنی رضؓ اور نظام الدین دہلوی رضؓ اور شاہ ولی اللہ دہلوی رضؓ اور شیخ احمد سرہندی رضؓ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اسلام میں گذرے ہیں اور

ان لوگوں کا ہزار ہا تک عدد پہنچتا ہے ۔" (کتاب البریہ ص۲۴۳-۲۴۲)

اس سلسلہ میں مزید فرماتے ہیں :-

"درمیانی زمانہ کے صلحائے امتِ محمدیہ بھی باوجود طوفانِ بدعات کے ایک دریائے عظیم کی طرح ہیں ۔" (تحفہ گولڑویہ ص۴۹)

پھر پوری قوت و شوکت سے اعلان کیا :-

"یہ پاک تعلیم ہزاروں کو عیسیٰ مسیح بنانے کے لئے طیار ہے اور لاکھوں کو بنا چکی ہے ۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص۲۲)

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو دیکھا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

موجبِ انوار و برکات

قرآن مجید کے زندہ کتاب ہونے پر ایک محکم دلیل یہ بھی ہے کہ اس کے متبعین کو آسمانی انوار و برکات سے نوازا جاتا ہے ۔ اس کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے قلم سے بیان کرتا ہوں ۔ فرماتے ہیں :-

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے ۔ خدائے تعالیٰ کے انوار اور الہام اُن کے دلوں پر اُترتے ہیں اور معارف اور نکات اُن کے مُنہ سے نکلتے ہیں ایک

قوی توکل اُن کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذیذ محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے اُن کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر اُن کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز محبت الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دُنیا سے دُور تر اور بلند تر ہیں خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں انہیں پر ثابت ہُوا ہے کہ خدا ہے انہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے جب وہ دُعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے جب وہ پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ اُن کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی درو دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اُس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ ہر یک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اُس کے اور وہ اُن کا ہے۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳۔۲۴)

عہدِ حاضر میں زندہ کتاب کی منادی

اِس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے زندہ کتاب ہونے اور اس کے زندہ فیوض و برکات کا عملی ثبوت دینے کے لئے مہدی موعود علیہ السلام کو کھڑا کیا۔ چنانچہ آپ نے نہایت پُر شوکت انداز میں یہ منادی کی کہ

"مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب والے ... عاجز ہیں۔ میں ہر یک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارفِ دقیقہ اور بلاغتِ کاملہ کی رُو سے معجزہ ہے موسیٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔ میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اُسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحبِ تجربہ ہوں..... خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں، ہرگز ممکن نہیں"..........

"آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے؟ اور کس قوم کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے؟ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۱، ۶۲)

مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

غیر محدود کتاب

تیسری فضیلت فرقانِ حمید کو یہ حاصل ہے کہ وہ لا انتہا کمالات پر مشتمل ذو المعارف کتاب ہے جس کے مطالب اور معارف قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے چنانچہ اللہ جلّ شانہٗ ارشاد فرماتا ہے :-

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○ (لقمان : ۲۸)

حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ :-

”زمین میں جس قدر درخت ہیں اگر ان تمام کو کاٹ کاٹ کر قلمیں بنا دی جائیں اور جنگلوں اور باغات کا ایک درخت بھی نہ رہنے دیا جائے جب کی سب قلمیں تیار کر لی جائیں ، وَالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ اور سمندر سیاہی بن جائے اور پھر اور سات سمندروں کا پانی بھی سیاہی بنا دیا جائے اور ان قلموں اور اس سیاہی سے کلام اللہ کے معنے لکھے جائیں تو مَا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ قلمیں ٹوٹ جائیں گی ، سات سمندروں کی سیاہی خشک ہو جائے گی مگر قرآن کا سمندر پھر بھی بھرا ہوا ہوگا اور اس کے معارف ختم ہونے میں نہیں آئیں گے ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ کیونکہ اللہ غالب حکمت والا ہے ۔

غالب ہونیکی وجہ سے اس نے وہ وسعت قرآنی معارف کو بخشی ہے کہ اگر تمام درخت قلمیں بن جائیں اور تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور ان سے اس کے معارف لکھے جائیں پھر بھی وہ ختم ہونے میں نہ آئیں مگر وسعت بعض اوقات لغو بھی ہوتی ہے ...... مگر فرمایا یہاں ایسا نہیں۔ باوجود قرآنی مطالب کے اس قدر وسیع ہونے کے اس میں کوئی بات لغو اور بے فائدہ نہیں کیونکہ ایک حکیم ہستی کا یہ نازل کردہ کلام ہے ...... اس میں ایک بات بھی خلاف حکمت نہیں بلکہ ایک ایک کو دیکھ کر انسان قربان ہو جاتا ہے " (تفسیر کبیر جلد اوّل ص۱۰۹،۱۱۰)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پُرمعارف حدیث

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی روایت ہے کہ پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیری اُمت تیرے بعد فتنہ میں پڑنے والی ہے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل اس فتنہ سے کیونکر مخلصی ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ کتاب اللہ سے۔ جس میں پہلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں۔ قرآن ہی تمہارے پیش آمدہ سب مسائل کا فیصلہ کرنیوالا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی اور اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کی سیدھی راہ ہے۔ قرآن قطعی اور آخری بات ہے اور وہ کوئی بے فائدہ اور

کمزور کلام نہیں۔ قرآن وہ کتاب ہے کہ اگر کوئی زبردست جابر بھی اس کو چھوڑ کر کسی اور چیز پہ عمل کرے گا تو اللہ اس کو پاش پاش کر دے گا اور جو شخص اس کے سوا کسی اور سے مقصود چاہے گا اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دے گا اور قرآن کریم کسی کے رد کرنے سے پُرانا نہیں ہو جائیگا۔ وہ تو دریائے ناپید اکنار ہے جس کے عجائبات کبھی ختم ہونے ہی نہیں آئیں گے۔

(ترجمہ مسند احمد بن حنبل بحوالہ کنز العمال جلد ۱ ص۲۵ مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۱۲ھ)

ایک عارفِ ربانی کا نظریہ

اس حدیث نبوی کی تشریح میں پانچویں چھٹی صدی ہجری کے ایک عارف ربانی حضرت جعفر بن محمد نے ایک حیرت انگیز نکتہ معرفت بیان کیا ہے جو غور سے سننے اور پڑھنے کے لائق ہے۔ فرماتے ہیں:

"کِتَابُ اللّٰہِ عَلٰی اَرْبَعَۃِ اَشْیَاءَ۔ اَلْعِبَارَۃُ وَالْاِشَارَۃُ وَاللَّطَائِفُ وَالْحَقَائِقُ۔ فَالْعِبَارَۃُ لِلْعَوَامِ، وَالْاِشَارَۃُ لِلْخَوَاصِّ وَاللَّطَائِفُ لِلْاَوْلِیَاءِ وَالْحَقَائِقُ لِلْاَنْبِیَاءِ"

(عرائس البیان جلد ۱ ص۳ از حضرت الشیخ الکامل ابو محمد روزبہان ابن ابی النصر البقلی المتوفی ۶۰۶ھ)

یعنی کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے۔ عبارت پر، اشارت پر، لطائف پر اور حقائق پر۔ عبارت عوام کے لئے۔ اشارت درگاہِ الٰہی کے خاص مقربوں کے لئے۔ لطیف نکات اولیاء کے لئے اور قرآنی حقائق نبیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

موجودہ زمانہ میں حقائقِ قرآنی کا انکشاف

حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے علم سے حقائقِ قرآنی کا کس شاندار طریق سے انکشاف فرمایا ہے؟ - اس سلسلہ میں چند ایمان افروز مثالیں بیان کرتا ہوں۔ حضرت اقدس ؑ نے ایک حقیقت یہ بیان فرمائی کہ:-

"وہ تمام قصے جو اللہ جلشانہٗ نے قرآن مجید میں حضرت آدم ؑ سے لیکر حضرت مسیح علیہ السلام تک بیان فرمائے ہیں خالص غیب کی خبریں ہیں" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۳۶ حاشیہ)

"ہر ایک آیت ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتی ہے۔ قصے بھی پیشگوئیوں کے رنگ میں بیان کئے گئے ہیں"

(ذکرِ حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب ؓ صفحہ ۹۱ تا صفحہ ۹۲)

"اسکا ہر ایک قصہ ہی اخبارِ غیب ہے" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۳ حاشیہ)

پھر اپنی آمد کی غرض و غایت ہی یہ بیان فرمائی کہ:-

"اس وقت خدا تعالیٰ نے مذہبی امور کو قصے اور کتھا کے رنگ میں نہیں رکھا ہے بلکہ مذہب کو ایک سائنس (علم) بنا دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ زمانہ کشفِ حقائق کا زمانہ ہے جبکہ ہر بات کو علمی رنگ میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ میں اس لئے ہی بھیجا گیا ہوں کہ ہر اعتقاد کو اور قرآن کریم کے قصص کو علمی رنگ میں ظاہر کر دوں" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۳۵)

۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سفرِ ملتان سے واپسی پر شیخ رحمت اللہ صاحب (مالک بمبئی ہاؤس) کے یہاں قیام فرمایا۔ دورانِ قیام لاہور مختلف مذہب و ملت کے لوگ بکثرت آپؑ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور قرآنی خزائن سے مالا مال ہو کر جاتے رہے۔ اسی اثناء میں عیسائیوں کی طرف سے ایک اعتراض پیش ہوا کہ قرآن مجید میں جو قصے درج ہیں وہ بائیبل سے لئے گئے ہیں۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے ایک گھنٹہ کی تقریر کی اور بہت سے دلائل دے کر نہایت جلال سے فرمایا:-

"جس طرح گھاس پھوس اور چارہ گائے کے پیٹ میں جا کر لہو اور پھر تھنوں میں جا کر دودھ بن جاتا ہے اسی طرح توریت اور انجیل کی کہانیاں قرآن میں آکر نور اور حکمت بن گئیں۔"

(مجددِ اعظم جلد اوّل صفحہ ۵۶۱ از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم)

سورۃ الفیل میں پیشگوئی

سورۃ الفیل میں بظاہر لشکر ابرہہ کے مکہ شریف پر حملہ کرنے اور تباہ ہونے کا واقعہ مذکور ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ:-

"جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی کوئی اصحاب الفیل پیدا ہو تب ہی اللہ تعالیٰ ان کے تباہ کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کا سامان کر دیتا ہے۔"

پھر فرمایا :-

"اس وقت اصحاب الفیل کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں میں بہت کمزوریاں ہیں۔ اسلام غریب ہے اور اصحاب فیل زور میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔ چڑیوں سے وہی کام لے گا۔" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۷۲-۱۷۳)

قرآن فلسفہ اور سائنس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک یہ قرآنی حقیقت بھی بیان فرمائی کہ :-

"جسقدر علوم طبعی پھیلتے جاتے ہیں اور پھیلیں گے اسی قدر قرآن کی عظمت اور خوبی ظاہر ہوگی۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۸۶)

نیز بتایا :-

"قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اوّلین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا وہ ایسا پتھر ہے جس پر گرے گا اُس کو پاش پاش کر دے گا اور جو اس پر گریگا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۷ حاشیہ)

جن دنوں حضور اپنے وصال سے قبل لاہور میں مقیم تھے۔ انگلستان کے ایک مشہور سیاح، ہیئت دان اور لیکچرار پروفیسر کلیمنٹ ریگسا نے جو بہت عرصہ

آسٹریلیا میں صیغہ نظم سیاست میں کام کرتے رہے اور سائنس کے ساتھ خاص دلچسپی رکھتے تھے حضور سے ملاقات کی اور بہت سے اہم سوالات پوچھے جنکا جواب حضور نے قرآن شریف سے دیا۔ پروفیسر ریگ نے جواب سُنکر کہا مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ کا مذہب سائنس کے مطابق ہے۔ حضور نے فرمایا اسی لئے تو خدا نے ہمیں بھیجا تا ہم دنیا پہ ظاہر کریں کہ مذہب اسلام کی کوئی بات ثابت شدہ حقیقت سائنس کے خلاف نہیں۔ (ذکر حبیب ص۲۴۰ از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ) پروفیسر ریگ پر حضور کے جوابات کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ وہ بالآخر مسلمان ہو گئے۔

علمی خزانہ

ایک زبردست قرآنی حقیقت حضرت مہدی علیہ السلام نے مذہبی دُنیا کے سامنے یہ رکھی کہ:۔

"قرآن کے ہر ایک فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے جسکو کافروں کے ہاتھ، مخالفانہ حربہ سے منہدم کرکے جھوٹ کے رنگ میں دکھلانا چاہتے ہیں۔" (اربعین ۲ ص۱۵)

دعویٰ مع دلیل

حضرت مسیح موعودؑ نے اس حقیقت قرآنی کو بھی بے نقاب کیا کہ یہ ربانی کتاب صرف دعویٰ ہی نہیں کرتی بلکہ ہر دعویٰ کی مسکت اور معقول دلیل بھی دیتی ہے یہ دونوں

امر قرآن مجید میں دو بزرگ نہروں کی طرح جاری ہیں۔ اس اہم نظریہ کو آپ نے ۱۸۹۶ء کے جلسہ اعظم مذاہب کے لیکچر میں ایسے شاندار طریق سے ثابت کر دکھلایا کہ اپنوں اور بیگانوں نے اسلام کی فتح مبین کا اقرار کیا۔ ملکی پریس میں سے سول اینڈ ملٹری گزٹ (لاہور)، پیسہ اخبار (لاہور) سراج الاخبار (لاہور) چودھویں صدی (راولپنڈی) مخبر دکن (مدراس) اور جنرل "گوہر آصفی" (کلکتہ) اور دوسرے کئی اخبارات نے نوٹ لکھے اور اسلام کے اس فتح نصیب جرنیل کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔ مثلاً اخبار چودھویں صدی (راولپنڈی) نے اپنی یکم فروری ۱۸۹۷ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب .... قرآن شریف سے دئے اور تمام اصول و فروع اسلام کو دلائل عقلیہ اور براہین فلسفہ کے ساتھ مبرہن اور مزین کیا۔ عقلی دلائل سے الٰہیات کے ایک مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الٰہی کو بطور حوالہ پڑھنا ایک عجیب شان دکھاتا تھا۔"

"مرزا صاحب نے نہ صرف مسائل قرآن کی فلاسفی بیان کی بلکہ الفاظ قرآنی کی فلالوجی اور فلاسفی بھی ساتھ ساتھ بیان کر دی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کا لیکچر بہ حیثیت مجموعی ایک مکمل اور حاوی لیکچر تھا جس میں بیشمار معارف و حقائق و حکم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے اور فلسفہ الٰہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا تھا کہ تمام اہل مذاہب ششدر رہ گئے۔"

"اسلام کے بڑے بڑے مخالف اس روز اس لیکچر کی تعریف میں رطب اللسان تھے .... بہرحال اسی کا شکر ہے کہ اس جلسہ

میں اسلام کا بول بالا رہا اور تمام غیر مذاہب کے دلوں میں اسلام کا سکّہ بیٹھ گیا۔"

کلکتہ کے "اخبار جنرل و گوہر آصفی" نے ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء کے پرچہ میں لکھا :-

"حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں میں غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلّت و ندامت کا قشقہ لگتا مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدّس اسلام کو گرنے سے بچا لیا۔ بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اُٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے سب پر بالا ہے۔"

ایک عظیم الشان قرآنی حقیقت آپؑ نے یہ پیش فرمائی کہ :-

"وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے۔ اور اس میں [illegible] شدہ اور گذشتہ خبریں موجود ہیں۔"

(ترجمہ خطبہ الہامیہ)

دریائے بے انتہا

لدھیانہ کے ایک بلند پایہ صوفی بزرگ حضرت منشی احمد جان صاحب تھے جنہوں نے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ پر ایک مہتم بالشان تبصرہ بھی لکھا۔ آپ نے ۱۸۸۲ء میں یہ پیغام بھجوایا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی تعریف میں مبالغہ نہ ہو اس پر حضرت اقدس نے تحریر فرمایا:۔

"اس کا مطلب، اس عاجز کو معلوم نہیں ہوا۔ اس کتاب میں تعریف قرآن شریف اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے سو وہ دونوں دریائے بے انتہا ہیں کہ اگر تمام دنیا کے عاقل اور فاضل اُن کی تعریف کرتے رہیں تب بھی حق تعریف کا ادا نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ مبالغہ تک نوبت پہنچے"

(مکتوبات جلد اوّل صلا)

حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کی اس قطعی اور یقینی صداقت کو خدا کی فعلی کتاب یعنی قانون قدرت سے ثابت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر ایک مکھی کے خواص اور عجائبات کی قیامت تک تفتیش و تحقیق کرتے جائیں تو وہ کبھی کبھی ختم نہیں ہو سکتی تو اب سوچنا چاہیئے کہ کیا خواص و عجائبات قرآن کریم کے اپنے قدر و انداز میں مکھی جتنے نہیں؟ بلاشبہ وہ عجائبات تمام مخلوقات کے مجموعی عجائبات سے بہت بڑھ کر ہیں"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۷-۶۷۸)

۵۔ خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

غیر محدود اور کھلا اعجاز

پھر فرمایا :۔

"جاننا چاہیے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔"

"اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا اور ہر یک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ

قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآنِ شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب وغرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال اُن صُحفِ مطہرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۵ - ۳۱۲)

بے نظیر کتاب

قرآن مجید کی چوتھی فضیلت یہ ہے کہ وہ ایک بے نظیر کتاب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدی معجزہ ہے۔ جیساکہ قرآن مجید کا چودہ سوسالہ چیلنج ہے کہ :-

"قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا"۔ (بنی اسرائیل : ۸۹)

یا رسول اللہ ان سے کہدیں کہ اگر تمام انسان اور تمام جن

اس قرآن کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ اس کی نظیر لا نہیں سکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔

هَلْ مِنْ مُعَارِضٍ کا نقارہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ میں اس قرآنی چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں اپنی حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اُس کی خوبیوں کو قرار دے دیا ہے۔ بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا ہے۔ اور بلند آواز سے هَلْ مِنْ مُعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے اور دقائق حقائق اس کے صرف دو تین نہیں جس میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحر ذخار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں.... یہ وہ متحقق اور

بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلاتی چلی آئی ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۲ حاشیہ ۱۱)

ملفوظات میں فرماتے ہیں :-

"آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب مضامین، کیا باعتبار تعلیم کیا باعتبار کمالات تعلیم، کیا باعتبار ثمرات تعلیم۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶)

قرآن شریف کا بلیغ نقشہ

پورا قرآن مجید تو ایک طرف، حضرت مسیح موعودؑ نے سورہ فاتحہ کی نسبت بھی یہ دعویٰ فرمایا :-

"قرآن شریف تو ایک بہت بڑا سمندر ہے۔ کوئی بات اگر نکالنی ہو تو چاہیئے کہ سورۃ فاتحہ میں بہت غور کرے کیونکہ یہ ام الکتاب ہے اس کے بطن سے قرآن کریم کے مضامین نکلتے

ہیں "

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء بحوالہ تفسیر سورہ فاتحہ ص۱۷ شائع کردہ ادارۃ المصنفین۔ ربوہ)

نیز فرمایا :۔

"سورۃ فاتحہ مجمل طور پر تمام مقاصدِ قرآن شریف پر مشتمل ہے گویا یہ سورت مقاصدِ قرآنیہ کا ایک ایجاز لطیف ہے "

(براہین احمدیہ ص ۲۸۵ حاشیہ ۱۱)

اسی طرح فرمایا :۔

"سورۃ فاتحہ پر جو قرآن شریف کا باریک نقشہ ہے اور اُمّ الکتاب بھی جسکا نام ہے خوب غور کرو کہ اس میں اجمال کے ساتھ قرآن کریم کے تمام معارف درج ہیں "

اسی اعجازی خصوصیت کی بنا پر حضور علیہ السلام کو سورۃ فاتحہ سے بے انداز محبت و عقیدت تھی۔ چنانچہ ایک شخص کا بیان ہے کہ :۔

"میں نے ایک دفعہ آپ کو قادیان سے بٹالہ تک بیل گاڑی میں سفر کرتے دیکھا۔ آپ نے قادیان سے نکلتے ہی قرآن شریف کھول کر سامنے رکھ لیا اور بٹالہ پہنچنے تک جس میں بیل گاڑی کے ذریعہ کم و بیش پانچ گھنٹے لگے ہوں گے آپ نے قرآن شریف کا ورق نہیں اُلٹا اور انہی سات آیتوں (سورۃ فاتحہ) کے مطالعہ میں پانچ گھنٹے خرچ کر دئے "

(سلسلہ احمدیہ مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ)

۱۵ فروری ۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے۔ کہ قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے لڑکوں کا میچ تھا حضرت اقدسؑ کے ایک صاحبزادہ نے بچپن کی سادگی میں کہا۔ ابا تم کرکٹ پر نہیں گئے؟ حضور اس وقت تفسیر سورہ فاتحہ لکھنے میں مصروف تھے۔ فرمایا :۔

"وہ تو کھیل کر واپس آجائیں گے مگر میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں جو قیامت تک قائم رہے گا"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۴)

انعامی طریق فیصلہ

حضور نے سورۃ فاتحہ کے جو حقائق و معارف بیان فرمائے وہ پونے چار سو صفحات پر مشتمل ہیں اور بہت روح پرور ہیں۔ حضور نے سورۃ فاتحہ کی نسبت یہ انعامی طریق فیصلہ پیش فرمایا کہ :۔

"توریت اور انجیل قرآن کا کیا مقابلہ کریں گی اگر صرف قرآن شریف کی پہلی سورت کے ساتھ ہی مقابلہ کرنا چاہیں یعنی سورۃ فاتحہ کے ساتھ جو فقط سات آیتیں ہیں اور جس ترتیب انسب اور ترکیب محکم اور نظام فطرتی سے اس سورۃ میں صدہا حقائق اور معارف دینیہ اور روحانی حکمتیں درج ہیں ان کو موسیٰ کی کتاب یا یسوع کے چند ورق انجیل سے نکالنا چاہیں تو گو ساری عمر کوشش کریں تب بھی یہ کوشش لاحاصل ہوگی"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صلا)

اس طریق فیصلہ کے لئے آپ نے ۵۰۰ روپیہ انعام بھی مقرر فرمایا۔ یہ جون ۱۸۹۷ء کی بات ہے۔ اس کے ۶۹ سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ۱۵ مارچ ۱۹۶۶ء کو یہ اعلان فرمایا کہ:-

"ہم اس رقم سے سو گنا زیادہ یعنی پچاس ہزار روپیہ دینے کو طیار ہیں بشرطیکہ کوئی شخص سورۃ فاتحہ میں بیان شدہ حقائق و معارف اپنی کتاب کے مجموعہ میں سے پیش کر کے دکھلا دے۔" (الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء ص۲)

مگر آج تک کسی کو سورۃ فاتحہ کے یہ بے مثال نکاتِ معرفت اپنی مذہبی کتابوں میں سے پیش کرنے کی جرأت نہیں ہو سکی ؎

مرے پکڑنے پہ قدرت تجھے کہاں صیاد
کہ باغِ حسنِ محمدؐ کی عندلیب ہوں میں

عالمگیر کتاب

قرآنِ کریم کی پانچویں فضیلت یہ ہے کہ پہلی سب الہامی کتابیں مختص القوم، مختص الزمان اور مختص المقام تھیں۔ مگر قرآن مجید ایک دائمی اور عالمگیر شریعت ہے۔ جیسا کہ خداوند عزّ و جل قرآن شریف میں فرماتا ہے:-

تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا ○

(الفرقان ۱ ؛ ۲)

یعنی وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان اپنے بندہ پہ اتارا ہے کہ وہ سب جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے والا ہے۔

پھر فرمایا :-

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ ○

(السباء : ۲۹)

ہم نے تجھ کو اے رسول! تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

زبردست قرآنی معجزہ

یہاں کافّۃً لِلنَّاس کے الفاظ میں زبردست قرآنی معجزہ ہیں جنہوں نے عصائے موسیٰ کی طرح بابیت اور بہائیت جیسی تحریکوں کا جادو پاش پاش کر دیا ہے۔

وجہ یہ کہ کفّ الشئ کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ کسی چیز کو اس طرح جمع کیا جائے کہ اس کا کوئی حصہ باہر نہ رہے۔ (اقرب) پس اس آیت میں بالواسطہ طور پر پہلے سے خبر دی گئی ہے کہ بعض لوگ قرآنی شریعت کی بجائے

دوسری شریعت لانے کی کوشش کریں گے مگر ان کا دعویٰ سراسر باطل ہوگا۔ کیونکہ قیامت تک پیدا ہونے والا ہر شخص خواہ وہ کسی ملک یا خطہ کا بسنے والا ہو، خواہ مشرقی ہو یا مغربی، اسود ہو یا ابیض، ایشیائی ہو یا یورپین، ایرانی ہو یا تورانی، وہ قیامت تک قرآن مجید کی شریعت اور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرہ رسالت میں شامل رہے گا۔ کیونکہ وہ سب اصول جن پر نجات موقوف ہے صرف قرآن شریف میں محفوظ ہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

پھر اپنے الہام الخیر کلہ فی القرآن کا یہ ترجمہ کرتے ہیں :۔

"تمام خیر اور بھلائی قرآن میں ہے بجز اس کے اور کسی جگہ سے بھلائی نہیں مل سکتی۔"

(تذکرہ ایڈیشن ۱۹۶۹ء صفحہ ۹۰)

عالمگیر اقوامِ متحدہ کا تخیّل قرآن میں

قرآن مجید کے عالمگیر کتاب ہونے کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ یہی کتاب ہے جس نے سورہ حجرات میں پہلے ہی سے ایک عالمگیر اقوامِ متحدہ کا تخیّل پیش کر رکھا ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" اور "نظامِ نو" میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اسی طرح یہ خصوصیت قرآن ہی کو حاصل ہے کہ اس نے وحدتِ اقوامی کی بنیادیں چودہ سو سال قبل رکھ دی ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"سب کے بعد قرآن شریف آیا جو ایک عالمگیر کتاب ہے اور کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام قوموں کے لئے ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف ایک ایسی امّت کے لئے آیا جو آہستہ آہستہ ایک ہی قوم بننا چاہتی تھی سو اب زمانہ کے لئے ایسے سامان میسّر آگئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشتے جاتے ہیں۔ باہمی ملاقات جو اصل جڑ ایک قوم بننے کی ہے ایسی سہل ہوگئی ہے کہ برسوں کی راہ چند دنوں میں طے ہو سکتی ہے اور پیغام رسانی کے لئے وہ سبیلیں پیدا ہوگئی ہیں کہ جو ایک برس میں کسی دُور دراز ملک کی خبر نہیں آسکتی تھی وہ اب ایک ساعت میں آسکتی ہے۔ زمانہ میں ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے اور تمدّنی دریا کی دھار نے ایک ایسی طرف رُخ کر لیا ہے جس سے

صریح معلوم ہوتا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو جو پھیلی ہوئی ہیں ایک قوم بنا دے اور ہزارہا برسوں کے بچھڑے ہوؤں کو پھر باہم ملا دے۔ اور یہ خبر قرآن شریف میں موجود ہے اور قرآن شریف نے ہی کھلے طور پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ دنیا کی تمام قوموں کے لئے آیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

"قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا"

یعنی تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں تم سب کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں۔

اور پھر فرماتا ہے:۔

"وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ"

یعنی میں نے تمام عالموں کیلئے تجھے رحمت کر کے بھیجا ہے"

(چشمہ معرفت صفحہ ۹۸)

قرآن اور یہود کی عارضی حکومت

یہاں میں قرآن مجید کے اس زبردست نشان کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ فلسطین پر اسرائیلی حکومت کے ظالمانہ اقتدار و تسلط نے اسلام اور قرآن کے بین الاقوامی مذہب ہونے کے دعویٰ کو مذہبی دنیا کے سامنے بظاہر مشکوک سا بنا دیا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ یہود کا یہ عارضی

قبضہ بھی قرآن مجید کے عالمگیر کتاب ہونے کی دلیل ہے۔ اس لئے کہ خود قرآنِ مجید نے سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۰۵ میں پہلے سے اسکی خبر دے رکھی ہے۔

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ۔

(بنی اسرائیل : ۱۰۵)

یعنی جب دوسری بار وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو ہم تم سب کو وہاں (فلسطین میں) جمع کر کے لے آئیں گے۔

قرآن مجید میں یہ حیرت انگیز پیشگوئی بھی موجود ہے کہ :۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ
يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ○

(سورۃ انبیاء : ۱۰۶)

کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے۔
اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں۔"
"سو خدا تعالیٰ کے عبادی الصالحون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہنی ہے۔ چاہے دُنیا کتنا زور لگائے۔"

(سیر روحانی جلد سوم صفحہ ۵۲-۵۳)

۵ جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

انقلابی کتاب

قرآن مجید کی چھٹی اور آخری خصوصیت میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ تمام الہامی صحیفوں اور مذہبی کتابوں میں حقیقی طور پر صرف قرآن مجید ہی انقلابی کتاب کہلانے کی مستحق ہے۔
یہی وہ کتاب ہے جو اس وقت نازل ہوئی جبکہ دُنیا ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ

وَالْبَحْرِ (روم: ۴۱) کا نظارہ پیش کر رہی تھی اور خصوصاً عرب جہالت اور تاریکی اور گمراہی میں غرق تھا۔ مگر اس ظلماتی زمانہ میں کتاب اللہ نے قبل از وقت یہ خبر دی کہ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ (ابراہیم: ۴۹) کہ قرآنِ مجید کے طفیل ایسا تغیرِ عظیم ہوگا کہ یہ زمین ہی بدل جائے گی اور دُنیا کے نقشہ پر ایک نئی زمین، ایک نیا آسمان اور ایک نیا نظام قائم ہو جائے گا۔

پھر قرآنِ مجید ہی نے یہ خبر دی کہ فِیْهِ ذِكْرُكُمْ (الانبیاء: ۱۱) کہ اے دُنیا بھر کے کمزور اور بے زر اور بے زور مسلمانو! جو حقیر اور کمزور سمجھے جاتے ہو قرآن تمہیں شرف اور عزت کے بلند میناروں تک پہنچا دیگا۔

نیز بتایا:۔

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ۔ (نور: ۳۷)

یعنی جن گھروں میں نُورِ قرآنی ہوگا وہ دین و دنیا کی تمام رفعتوں تک پہنچیں گے اور خُدا کے ذکر اور اس کی عبادت سے ہر وقت معمور رہیں گے۔

اسی طرح پیشگوئی فرمائی:۔

وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِیْنَ ۝

(قصص: ۶)

ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ جو لوگ اس سرزمین میں کمزور سمجھے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو تمام نعمتوں کا وارث بنا دیں۔

قرآنِ مجید کی یہ پیشگوئیاں کس شان سے پوری ہوئیں اور قرآن اور آنحضرتؐ کی قوتِ قدسیہ نے چند سالوں کے اندر کتنی حیرت انگیز تبدیلی روئے زمین پر پیدا کر ڈالی۔ یہ مذہبی تاریخ کا ایک کھلا ورق ہے۔

قرآن کا پیدا کردہ انقلاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو لفظوں میں اس کا بلیغ نقشہ کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"جب ہمارے بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں ظاہر ہوئے تو ایک انقلاب عظیم دنیا میں آیا اور تھوڑے ہی دنوں میں وہ جزیرہ عرب جو بجز بُت پرستی کے اور کچھ بھی نہیں جانتا ایک سمندر کی طرح خُدا کی توحید سے بھر گیا۔"

(چشمہ معرفت خاتمہ ص)

پھر فرماتے ہیں:۔

"کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زر، بے زور، بے کس، اُمّی، یتیم، تنہا، غریب ایسے زمانہ میں کہ جس میں کہ ہر ایک قوم پوری پوری طاقت مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہینِ قاطعہ اور حُجج واضحہ سے

سب کی زبان بند کردی اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے فاش غلطیاں نکالیں اور پھر باوجود بے کسی اور غریبی کے ، زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہیں تختوں پر غریبوں کو بٹھایا...... آج دنیا میں وہ کونسی کتاب ہے جو ان سب باتوں میں قرآن شریف کا مقابلہ کر سکتی ہے ؟"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۶-۱۲۷)

سے وہ تاجِ قیصر و کسریٰ وہ کرّ و فرِّ شاہانہ
ہوا سب کچھ فنا جو نہی محمدؐ کے گدا پہنچے

صحابہؓ اور انوارِ قرآنی کی اشاعت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اندر یہ بھاری انقلاب چونکہ قرآن مجید ہی کی بدولت واقع ہوا تھا اس لئے وہ اس پاک کلام پر جان و دل سے فدا ہو گئے اور عاشقانہ جوش سے اس کے انوار و تعلیمات کی اشاعت کے لئے جان تک کی بازی لگا دی ۔ چنانچہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ۔

"ان کی ہمتیں دینی خدمات کے لئے بلند ہو گئیں ۔ اور وہ دعوتِ اسلام کے لئے ممالکِ شرقیہ اور مغربیہ تک پہنچے اور ملّتِ محمدیہ کی اشاعت کے لئے بلادِ جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف

انہوں نے سفر کیا ۔۔۔۔ اور انہوں نے اپنی کوششوں اور تگ و دو میں کوئی دقیقہ اسلام کے لئے اٹھا نہ رکھا یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین اور روم اور شام تک پہنچا دیا اور جہاں جہاں کفر نے اپنا بازو پھیلا رکھا تھا اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ رکھی تھی دیر پہنچے ۔ انہوں نے موت کے سامنے سے منہ نہ پھیرا اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ ہٹے اگرچہ کاردوں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے ۔ وہ لوگ جنگ کے دفتوں میں اپنی قدم گاہوں پر استوار اور قائم رہتے تھے اور خدا کے لئے موت کی طرف دوڑتے تھے ۔ وہ ایک قوم ہے جنہوں نے کبھی جنگ کے میدانوں سے تخلف نہ کیا اور زمین کی انتہائی آبادی تک زمین پر قدم مارتے ہوئے پہنچے ۔"

(نجم المہدیٰ ص ۔ ترجمہ از عربی)

حاملینِ قرآن کا بلند مقام

خدا تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں صحابہ کرامؓ پر ہوں جنہوں نے اپنے خون سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی اور اپنی جانیں نچھاور کر کے قرآنی باغ کو ہرا بھرا کر دیا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

أَكْرِمُوا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فَمَنْ أَكْرَمَهُمْ فَقَدْ أَكْرَمَنِي ۔"

(فردوس دیلمی بحوالہ جامع الصغیر للسیوطی جلد ۱ ص ۱۸۱)

قرآن پھیلانے والوں کی عزت کرو جس نے ان کی عزت کی اس نے میری عزت کی۔

پھر فرمایا:۔

حَامِلُ الْقُرْآنِ حَامِلُ رَايَةِ الْإِسْلَامِ - مَنْ أَكْرَمَهُ فَقَدْ أَكْرَمَ اللهَ - (ایضاً)

* قرآن کے حامل اسلام کے علمبردار ہیں۔ جس نے انکی عزت کی اس نے خدا کی عزت کی۔

انقلاب قرآنی کے دوبارہ رونما ہونے کی خبریں

قرآن مجید چونکہ عالمگیر کتاب ہے اس لئے اس کی انقلاب انگیز تاثیرات بھی قیامت تک ختم نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ خود قرآن مجید نے سورہ جمعہ رکوع اول میں خبر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ آخرین میں بھی ہوگی بعد اس طرح دوبارہ قرآنی انقلاب برپا کیا جائے گا۔ اس پیشگوئی کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَوْ كَانَ الْعِلْمُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ قَوْمٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ ۔ (معجم صغیر جلد ۲ صفحہ ۳)

اگر کسی زمانہ میں علم قرآن ثریا سے بھی اوپر چلا گیا تو ابناء فارس کی ایک قوم اس کو پھر واپس لے آئے گی۔

علاوہ ازیں قرآن میں ہے:۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ
لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ۔ (الصف)

اس آیت میں خوشخبری دی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح محمدی کے ذریعہ قرآن مجید کو عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا جیسا کہ احادیث (ابوداؤد جلد ۲ صـ۲۰۲) اور قدیم تفاسیر سے ثابت ہے (ابن جریر جلد ۲ صـ۵۵ تفسیر حسینی سورہ صف)۔

اسپین کے شہرۂ آفاق صوفی کامل حضرت محی الدین ابن عربی نے ظہور مہدی کو "الساعة" قرار دیا۔ (تفسیر الشیخ الاکبر جلد ۲ صـ۲)

اور اپنے کشفی علم کی بناء پر "ذالک الکتاب" کا یہ مطلب لکھا کہ قرآن مجید کو جس طرح مہدی موعود پڑھے گا اور کوئی نہیں پڑھ سکے گا۔ (تفسیر الشیخ الاکبر برحاشیہ عرائس القرآن جلد ۱ صـ۱۲ مطبع نولکشور) اسی طرح آیت "اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا" کی تفسیر یہ فرمائی کہ خدا کے نور سے زمین کے جگمگا اٹھنے کا قرآنی وعدہ بھی مہدی موعود کے زمانہ میں پورا ہوگا۔

(ایضاً صـ۳۱۲)

آپ نے "عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" کی یہ پُر معارف تشریح بھی فرمائی کہ مقام محمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم مقام ختم الولایۃ ہے جس میں دنیا کا ہر فرد بشر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کریگا اور فرماتے ہیں کہ یہ حیرت انگیز انقلاب بھی ظہور مہدی کیساتھ وابستہ ہے (ایضاً صـ۳۸۲)

۵
ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

جماعت احمدیہ کا عالمگیر جہاد کبیر

سو الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ان پاک قرآنی نوشتوں کے مطابق مسیح محمدی کی جماعت محض قرآن مجید اور سیدنا خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو ساری دنیا میں بلند کرنے کے لئے پوری سرفروشی سے اشاعت قرآن کا جہادِ کبیر کر رہی ہے جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے قرآن مجید کو از سرِ نو شوکتِ رفتہ حاصل ہوتی جا رہی ہے اور لاکھوں انسان جو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتے تھے اب سو نہیں سکتے جب تک حضور علیہ السلام پہ درود نہ پڑھ لیں۔

دنیا میں آج حامل قرآن کون ہے؟
گر ہم نہیں تو اور مسلمان کون ہے؟

علامہ نیاز فتح پوری مرحوم نے مجاہدین احمدیت کی نسبت لکھا تھا۔

"آج دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردانِ خدا اسلام کی صحیح تعلیم ..... کی نشر و اشاعت میں مصروف نہ ہوں ..... اور جب قادیان و ربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ و افریقہ و ایشیا کے ان بعید و تاریک گوشوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھاتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔" (ملاحظات نیاز ص ۲۵)

ایک پُرشوکت پیشگوئی

آخر میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک پُرشوکت پیشگوئی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں :۔

"آج دُنیا کے ہر براعظم پر احمدی مشنری اسلام کی لڑائیاں لڑ رہے ہیں...... ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اُونچا کیا جا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دُنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں۔ گو دُنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں لیکن دُنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے۔ مخالفت میں خواہ کتنی ہی بڑھ جائے یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں، زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے، لیکن محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی، صفحہ ۲۹۹ ۔ ۳۰۰ طبع دوم)

۵ قسم اُس ذات کی جس نے محمدؐ کو کیا پیدا
قسم اُس ذات کی جس نے ہمیں اُس کا کیا شیدا
یقیناً لشکرِ شیطاں شکست فاش کھائے گا
علَم اسلام کا سارے جہاں پر لہلہائے گا
(خادمؓ)

ضیاء الاسلام پریس ربوہ